پریس کانفرنس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح ساڑھے دس بجے اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہوکر گیارہ بجے ''مسجد بیت الرحمٰن'' تشریف لائے۔ کانفرنس روم میں حضور انور کی آمد سے قبل میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹ پہنچ چکے تھے۔

گیارہ بجے اس پریس کانفرنس کا آغاز ہوا۔

❁......T.V کے ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ اس دنیا میں بہت سی عبادتگاہیں ہیں، مساجد ہیں، مندر ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپس میں پیار و محبت بجائے زیادہ ہونے کے کم ہو رہا ہے، تفرقہ بڑھ رہا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے **حضور انور نے فرمایا:** اگر تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجدیں اور مندر اور گوردوارے بن رہے ہیں تو پھر لڑائی جھگڑے نہیں ہونے چاہئیں اور اگر یہ دکھاوے کے لئے بن رہے ہیں تو پھر اس کا جو نتیجہ نکل رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر امن قائم رکھنا ہے تو پھر ایک خدا کو یاد رکھو اور اسی کی عبادت کرو تو پھر یہ سارے جھگڑے، مسائل ختم ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ جہاں بھی مساجد تعمیر کر رہی ہے ان مساجد میں آپ کو یہ نظر نہیں آئے گا کہ یہاں سے کوئی جلوس نکل رہا ہے یا کوئی دہشتگرد یہاں سے نکلا ہے یا کوئی چور نکلا ہے۔ اگر کوئی ایسا ہے تو پھر ہم اس کو سب سے پہلے اپنے نظام سے نکالتے ہیں۔

❁......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مسجدیں تو ہزاروں میں ہیں۔ ان مسجدوں کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کے علاوہ اور کیا کام، طریق ہوگا کہ معاشرہ کو اپنی طرف متوجہ کیا جاسکے؟

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا** کہ عبادتگاہ کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو ماننے والے، اس کی عبادت کرنے والے ان عبادتگاہوں میں آئیں۔ تمام انبیاء جو آئے ہیں انہوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ ایک خدا سے تعلق پیدا کریں، اس کی عبادت کریں اور پھر مخلوق خدا سے ہمدردی کا تعلق رکھیں اور ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے۔

حضور انور نے فرمایا: کسی نبی نے یہ نہیں کہا کہ لڑائی کرو، فتنہ پیدا کرو یا قتل کرو بلکہ ہر نبی نے خدائے واحد کی عبادت کی تعلیم دی، مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم دی اور امن کی تعلیم دی اور آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی تعلیم دی۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ مساجد، مندر اور گوردواروں سے منسلک ہوتے ہیں تو پھر خدائے واحد کی عبادت کا پیغام، مخلوق کا حق ادا کرنے کا پیغام اور امن کا پیغام ہر ایک کو دینا چاہئے۔ اور ان عبادتگاہوں سے یہی پیغام جانا چاہئے تو پھر معاشرہ میں امن و سکون قائم ہوگا اور پیغام دینے والے بھی خدا تعالیٰ کی طرف جھک رہے ہوں گے اور ہر نبی جو پیغام اور مقصد لے کر آیا تھا وہ ان عبادتگاہوں کے ذریعہ پورا ہو رہا ہوگا۔

❁......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آجکل اسلام کے بارہ میں جو غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں اور اسے دہشتگرد قرار دیا جارہا ہے اس بارہ میں آپ کے تأثرات کیا ہیں؟

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا:** اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ وہ گروپ جو انتہا پسند ہیں اور دہشتگردی کر رہے ہیں پرابلم پیدا کر رہے ہیں وہ صحیح معنوں میں اسلام کی تعلیم پر نہیں چل رہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں اتنا تفرقہ ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس وقت جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم پر عمل کر رہی ہے۔ اس حقیقی اسلام پر عمل کر رہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت اسلام کی جو حالت ہے اور مسلمان اسلام کی تعلیمات کو بھول چکے ہیں دہشتگردوں کے کسی ایکشن کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا نام لینے والے، اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور مسلمان نام کا رہ جائے گا۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کا یہی سرچشمہ ہوں گے۔ تب ایک ریفارمر، ایک مصلح آئے گا جو سب کو اکٹھا کرے گا، سب مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کا پیغام پھیلائے گا۔ سب کو اخوت و محبت میں پروئے گا۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام مبعوث ہوئے۔ آپ مسیحؑ اور مہدیؑ بن کر آئے۔ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ 1908ء میں آپؑ کی وفات ہوئی۔ آپؑ کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ قائم ہوئی۔ آج ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے کہ اسلام کا صحیح پیغام دنیا میں پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا: دہشتگردی تو دنیا میں ہمیشہ سے ہو رہی ہے۔ دہشتگردی کی وجہ سے ہی ہم بھی ٹارگٹ ہو رہے ہیں۔

❁......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ امن کے قیام کے لئے بہت کوشش کر رہی ہے تو دنیا کے حالات میں تبدیلی کیوں نہیں آرہی۔ یہ تبدیلی کب آئے گی؟

اس کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا:** ایک رات میں تو تبدیل نہیں کر سکتے۔ بانی جماعت احمدیہ نے پیغام دیا اور مسلسل ساری زندگی امن کے قیام کی اور ایک جگہ سب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔ آپؑ کی وفات کے بعد خلفاء احمدیت نے مسلسل یہی پیغام دیا اور اب بھی مسلسل دیا جارہا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کچھ سال قبل کوئی نہ جانتا تھا کہ احمدیت کیا ہے؟ اب ساری دنیا جانتی ہے۔ امریکہ میں ہائی لیول پر کانگریس کے ممبران، سینٹرز، تھنک ٹینک، گورنرز، میئرز، کونسلرز اور پروفیسرز وغیرہ سب کو سچے اسلام کا پیغام پہنچایا گیا ہے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کا پیغام دیا گیا ہے۔ تو پیغام پہنچانے کا سلسلہ تو جاری ہے اور اس کے نتیجہ میں ہر سال لاکھوں لوگ دنیا میں احمدی ہو رہے ہیں۔

❁......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ: پاکستان میں یا بنگلہ دیش، انڈونیشیا وغیرہ میں احمدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا جارہا ہے اور دوسری طرف برما کے مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اس میں کیا فرق ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے **حضور انور نے فرمایا:** غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں پر جو ظلم ہوتا ہے وہ ایک ردّعمل ہے اور ایک جوابی کارروائی کی بنا پر ہے جو انتہا پسند مسلمان گروپس کی طرف سے ہونے والی دہشتگردی کا نتیجہ ہے۔ چونکہ بعض مسلمان کہلانے والے دہشتگرد گروپس دنیا میں دہشتگردی پھیلا رہے ہیں اس لئے اس کے ردّعمل کے طور پر یہ شور اٹھتا ہے کہ ان کی مساجد گرا دو، ان کو مار دو، ختم کر دو کیونکہ انہوں نے دنیا میں فساد مچایا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: احمدیوں کے ساتھ یہ ظلم اس لئے نہیں ہو رہا کہ یہ دہشتگرد ہیں بلکہ اس لئے ہو رہا ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ آنے والا مسیحؑ اور مہدیؑ آچکا ہے اور اس کو ماننے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ آنے والا نبی ہوگا اور غیر تشریعی نبی ہوگا۔ جب کہ ہمارے مخالفین کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا اور یہی وجہ ہماری مخالفت کی ہے اور اسی بنا پر 1974ء میں بھٹو حکومت نے ہمیں غیر مسلم قرار دینے کا قانون پاس کیا۔ پھر 1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے مُلّاں کو خوش کرنے کے لئے احمدیوں کے خلاف سخت قوانین نافذ کئے جس کی بنا پر احمدیوں کے تمام مذہبی اور بنیادی حقوق چھین لئے گئے۔ اب پاکستان میں تو لاقانونیت ہے۔ اب وہاں بعض غیر از جماعت لوگ بھی ان مخالفین سے کہنے لگ گئے ہیں کہ پہلے تم ان کے زندوں کو نقصان پہنچاتے تھے۔ کیا اب ان کے مُردوں کو بھی چین سے قبروں میں نہیں رہنے دو گے۔

حضور انور نے فرمایا: تو ہمارے خلاف جو ظلم ہو رہا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ ہم آنے والے امام مہدیؑ اور مسیحؑ کو مان چکے ہیں۔ اور ہمارے خلاف مُلّاں اس لئے ہے کہ ہم جہاد کے خلاف ہیں۔ کیونکہ غیر مذاہب اسلام پر مذہب کے نام پر حملے نہیں کر رہے اس لئے اب اس زمانہ میں تلوار کا جہاد نہیں رہا۔ بلکہ قلم کا جہاد ہے اور یہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ ہم جہاد کبیر کر رہے ہیں اور اسلام کا پیغام مسلسل ساری دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

❁......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ نے **افریقہ میں وقت گزارا ہے، وہاں کے قید خانوں میں آپ کے مطابق بڑے جرائم میں ملوث ایک بھی احمدی نہیں۔ افریقہ کے بارہ میں کچھ بتائیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: افریقہ میں اتنی زیادہ مادیت نہیں ہے بلکہ لوگوں کا مذہب کی طرف رجحان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں احمدیت پھیل رہی ہے اسلام کا حقیقی پیغام پھیل رہا ہے۔ وہ لوگ خدا کی، مذہب کی تلاش میں ہیں۔ جو چیز ان کو سچی ملتی ہے اس کو قبول کرتے ہیں۔

❁...... **T.V نیوز چینل کے نمائندہ نے سوال کیا کہ اس مسجد کی کیا اہمیت ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اس مسجد کی اہمیت دو طرح سے ہے۔ پہلی یہ کہ یہاں ایک خدا کی عبادت کی جائے گی اور پانچ وقت کی نماز ادا کی جائے گی۔ نماز جمعہ ادا کی جائے گی۔ بہت زیادہ لوگ آئیں گے۔ خطبہ ہوگا۔ کمیونٹی سینٹر ہے اس میں دفاتر ہیں۔ ایڈمنسٹریٹو کام ہوں گے اور کھیلوں کے لئے سپورٹس ہال بھی ہے۔ یہ بھی استعمال میں لایا جائے گا۔ نوجوان آئیں گے اور کھیلیں گے۔ ان سب کاموں سے مقصد یہ ہے کہ اس مسجد میں، اس سینٹر میں ساری کمیونٹی اکٹھی ہو اور اس میں اتحاد ہو۔

اس مسجد کی اہمیت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہاں سے اسلام کا حقیقی پیغام پھیلے گا۔ مختلف جگہوں سے لوگ آئیں گے۔ مختلف ایسے پروگرام، تقاریب ہوں گی جن میں دوسرے مہمان آئیں گے، بات چیت ہوگی۔ تو مذاکرات ہوں گے تو اس طرح ملک بھر میں اسلام کا پیغام پھیلے گا۔ اس وجہ سے آج آپ بھی یہاں ہیں۔

❁...... **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ لوگ جہاد کے بارہ میں جاننا چاہتے ہیں۔ اس بارہ میں آپ کیا کہیں گے؟**

حضور انور نے فرمایا: اس بارہ میں دو نظریات ہیں۔ جو دوسرے مسلمان ہیں اور انتہا پسند بھی ہیں وہ جہاد بالسیف کے قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جہاد کرو، جو کوئی بھی تمہارے خلاف ہے اس کو مارو جب کہ احمدی مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ اس زمانہ میں جہاد بالسیف نہیں ہے بلکہ قلم کا جہاد ہے۔ تبلیغ کا جہاد ہے، جہاد کبیر ہے۔ دلائل کے ساتھ اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم پہنچاؤ اور مخالفین کا جواب قلم اور دلائل کے ساتھ دو۔

حضور انور نے فرمایا: آج کوئی مذہب اسلام کے خلاف تلوار نہیں اٹھا رہا۔ جو عیسائی ہیں وہ لٹریچر اور میڈیا کے ذریعہ اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں تو اس کے جواب کے لئے بھی یہی ذریعہ اختیار کیا جانا چاہئے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت تب دی گئی جب مخالف دشمن نے حملہ میں پہل کی۔ مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اجازت اس لئے دی کہ اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کو کہا گیا ہے کہ ان عبادتگاہوں کی حفاظت کرو۔ اسلام خود صرف اپنی حفاظت نہیں کرتا دوسروں کی بھی حفاظت کرتا ہے۔

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ** پرسیکیوشن کی وجہ سے اور مظالم کا نشانہ بننے کی وجہ سے ہم امن پھیلانے کے لئے رکے نہیں۔ پاکستان میں کئی سالوں سے احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے اور مخالفت زور پکڑتی جا رہی ہے لیکن اس کے باوجود ہم مسلسل اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول سے پیچھے نہیں ہٹے اور یہ ہماری کامیابی ہے اور یہی اصل کامیابی ہے کہ باوجود مظالم کے اپنی ہار نہیں مانی اور اپنے مقصد کے حصول سے اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یورپین پارلیمنٹ کے ایک پروگرام میں ہیومن رائٹس آرگنائزیشن سے تعلق رکھنے والے ایک چائنیز دوست آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ Monks پر جو مظالم ہو رہے ہیں وہ اس کے نتیجہ میں احتجاج کے طور پر اپنے آپ کو جلا لیتے ہیں تا کہ دنیا کی اس طرف توجہ ہو۔ اس طرح وہ دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان کا یہ ایکشن صحیح نہیں ہے۔ اپنے آپ کو جلا لینا تو ہار ماننے والی بات ہے۔ اصل یہ ہے کہ لوگ آپ کو مارتے ہیں۔ آپ مار کھانے کے باوجود اپنا پیغام پہنچاتے رہیں اور اپنے مقصد سے پیچھے نہ ہٹیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب امریکہ کے اس مغربی حصّہ میں ہمارے پروگرام ہوئے ہیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بڑے وسیع پیمانہ پر پبلسٹی ہوئی اور احمدیت کا پیغام پہنچا تو یہ ہماری کامیابی اور ترقی کے نشان ہیں۔

حضور انور نے فرمایا :ابھی یہاں لاس انجلیز میں اخبار Wall Street میں میرا انٹرویو چھپا ہے۔ یہ اخبار لاکھوں لوگ پڑھتے ہیں۔ اب لاکھوں لوگوں تک امن کا، احمدیت کا پیغام پہنچا ہے تو یہ ایک بڑی کامیابی ہے۔ کامیابی ایک رات میں نہیں آتی۔

❁...... **حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:** مُلّاں کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ اس کی مخالفت ہمارے پروگراموں کو کامیابی دیتی ہے اور اس طرح بھی ہمارا پیغام پھیلتا ہے۔

❁...... **جہاد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** مولویوں نے جہاد کے تصوّر (Concept) کے غلط معنی نکالے ہیں۔ اسلام کی تاریخ کو ہی دیکھ لو۔ کبھی بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم یا ان کے خلفاء راشدین نے دفاعی جنگ کے علاوہ کوئی جنگ نہیں لڑی۔

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا** کہ مُلّاں کا جو حال ہے مسلسل مخالفت میں بڑھ رہا ہے۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں قرآن کریم میں لکھا ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو پتھر سے زیادہ سخت ہیں۔ بعض پتھروں میں سے بھی چشمے پھوٹ پڑتے ہیں لیکن یہ لوگ بہت زیادہ سخت ہیں۔ ان پر خدا کی طرف سے ہی سختی نازل کی گئی ہے۔ ان کے عملوں کی وجہ سے۔

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** جہاد کے بارہ میں قرآن کریم کی جو تعلیم ہے وہاں جہاد کی اجازت کی وجوہات لکھی ہیں۔ اب جب جہاد کے تصوّر کے غلط معنی لئے جا رہے ہیں تو اس کی اصلاح کے لئے کسی ریفارمر نے آنا تھا۔ تو وہ آ چکا ہے اور یہ مولوی لوگ اس کو اس لئے نہیں مانتے کہ ان کا منبر جاتا ہے، ان کی گدّی جاتی ہے۔

❁...... **اس سوال کے جواب میں کہ مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ کیا یہ آپ کے لئے اہم دن ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آج احمدیوں کے لئے ایک سپیشل دن ہے۔ برٹش کولمبیا میں، وینکوور میں اس مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔

❁...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کینیڈا میں اسلام کا کیا مستقبل ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے ہم جانتے ہیں کہ ہم لوگوں کے دل جیتیں گے اور ہم یہ دل جیت رہے ہیں۔ ایک دن آپ دیکھیں گے کہ تمام حالات تبدیل ہو جائیں گے اور لوگ دیکھیں گے کہ اسلام سب سے پُر امن مذہب ہے، سلامتی کا مذہب ہے۔ یہ اسلام کا مستقبل ہے۔

❁...... **ایک سوال یہ کیا گیا کہ آپ کس طرح دوسرے مسلمانوں کو اپنے ساتھ شامل کریں گے جبکہ وہ آپ کے مخالف ہیں۔ ان کو کس طرح متحد کریں گے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہندوستان میں صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپؑ اکیلے تھے۔ 1908ء میں جب آپ کی وفات ہوئی تو آپؑ کے ماننے والوں کی تعداد نصف ملین سے زائد ہو چکی تھی۔ زیادہ لوگ مسلمانوں میں سے ہی تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی وفات کے بعد خلافت قائم ہوئی۔ احمدیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد مسلسل بڑھتی رہی۔ اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملینز میں ہیں۔ صرف گزشتہ سال ہی نصف ملین سے زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ ہم مسلسل پراگرس میں ہیں۔ ترقی کر رہے ہیں۔ 100 سال سے ایک آدمی کروڑوں میں بدل چکا ہے اور مسلسل تعداد بڑھ رہی ہے اور ایک بڑی تعداد مسلمانوں میں سے اور دوسرے مذاہب سے بھی شامل ہو رہی ہے۔ یہ ہے احمدیت کا روشن مستقبل!

❁...... ایک مسلمان جرنلسٹ نے سوال کیا: کیا **غیر احمدیوں نے وہ حدیث نہیں پڑھی جس میں 73 فرقوں کا ذکر ہے۔ جن میں سے 72 جہنمی اور ایک جنتی ہوگا۔**

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مولویوں سے پوچھیں کہ انہوں نے حدیث پڑھی ہے کہ نہیں پڑھی۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لئے آنا تھا کہ ان 72 فرقوں کو اکٹھا کریں۔ ان سب فرقوں سے لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایشین ممالک میں بھی مسلمانوں سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ افریقہ میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں میں سے بھی احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کو خدا سے ملانے کے لئے آئے تھے۔ بندوں کے حقوق دلوانے کے لئے آئے تھے۔ رحمۃ للعالمین بن کر آئے تھے۔ حضور انور نے جرنلسٹ کو مخاطب ہو کر کہا کیا ان علماء اور ان کے پیچھے چلنے والے مسلمانوں کی حرکتیں اور نمونے، رحمۃ للعالمینؐ کے نمونے ہیں؟ جس پر جرنلسٹ نے کہا: ہرگز نہیں۔

❁...... **انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر مذہب کا نبی، ہر مذہب کا بانی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ اگر ہر مذہب کا نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو اور ایک ہی خدا ہو جو ہر نبی کو تعلیمات دیتا ہو اور اس کی رہنمائی کرتا ہو تو پھر کس طرح مذہب کی تعلیم مختلف ہو سکتی ہے۔

ہر مذہب کا بانی، ہر مذہب کا نبی دو کام لے کر آیا۔ ایک خدا تعالیٰ سے ملانا۔ دوسرے بندوں کے حقوق ادا کرنا۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر ہر کوئی جو کسی بھی مذہب عیسائی، سکھ، ہندو، پارسی، بدھسٹ پر عمل کرتا ہے اور اس کی اصلی اور سچّی تعلیمات پر عمل کرتا ہے تو وہ صحیح ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک دعویٰ کرنے والے شخص کے لاکھوں پیروکار ہوں اور پھر اس کا دعویٰ غلط ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پہلے تمام انبیاء مخصوص علاقوں کی طرف آئے جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بن کر آئے تو اگر رحم کا پیغام پہنچانا ہے تو وہ بات چیت کے ذریعہ، محبت و پیار کے ذریعہ ہی پہنچایا جا سکتا ہے نہ کہ تلوار کے ذریعہ سے، جہاد کر کے، لڑائی کر کے پھیلایا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی یہی سچّی اور صحیح اور محبت و پیار کی، رحم کی تعلیم پھیلانے کے لئے آئے تھے۔ اسلام کے احیاء نو کے لئے آئے تھے۔

❁...... **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا: جب ہر مذہب کی عبادتگاہیں ہیں اور امن کے لئے کوششیں بھی ہو رہی ہیں۔ پھر بھی لوگ صحیح کیوں نہیں ہو رہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: محاورہ ہے کہ ''بندے بن جاؤ''۔ صحیح بندہ وہی ہے جو خدا کو مانتا ہے اور خدا کے بندوں کے، اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرتا ہے۔

یہ پریس کانفرنس گیارہ بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کانفرنس میں سکھ، مسلمان اور عیسائی جرنلسٹ شامل تھے۔ اردو، پنجابی اور انگریزی میں سوال و جواب ہوئے۔

❁...... بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر مسجد کی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔